بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

فی پرچہ ۱۵ پیسے

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ - ۵ تبوک ۱۳۴۸ ہش - ۵ ستمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۰۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال کراچی تشریف رکھتے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

...رت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت وسلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم میجر عبدالحمید صاحب مؤرخہ ۵ ستمبر کو بیرونِ پاکستان اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ کی روانگی سرگودھا ایکسپریس کے ذریعہ ہوگی جو صبح پونے سات بجے لاہور روانہ ہوتی ہے۔ مقامی احباب انہیں الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر تشریف لے آئیں۔

(قائمقام وکیل التبشیر)

مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب رنگون (برما) کے ہونٹ پر ایک پھنسی نکل آئی ہے جو کہ عنتحبر [illegible] ہوگئی ہے اس کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہے۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکالتِ تبشیر)

عشرۂ وقفِ جدید شروع ہو چکا ہے

احباب جانتے ہیں کہ عشرۂ وقفِ جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کو پورا کرنے کے لئے مورخہ یکم ستمبر (تبوک) سے ۱۰ ستمبر (تبوک) تک منایا جا رہا ہے۔ ان ایام میں تمام احباب جن کی نظر سے یہ سطور گذریں اپنے عہدیداران سے مکمل تعاون کرتے ہوئے وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں اور عہدیداران حضرات (سیکرٹریان مال اور وقفِ جدید) کی رپورٹ دفتر ہذا میں پہنچائیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کا مؤثر طریق ـــــ تدبیر اور دعا

چاہیئے کہ انسان اس قدر تدبیر کرے جو حق ہے تدبیر کا اور اس قدر دعا کرے جو حق ہے دعا کا

"گلستان میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ست کارِ دنیا کے تمام نہ کرد۔ گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورت ہے جو حق ہے تدبیر کا۔ اور اس قدر دعا کرے جو حق ہے دعا کا جب تک یہ دونوں اس درجہ پر نہ ہوں اس وقت تک انسان تقویٰ کا درجہ حاصل نہیں کرتا اور پورا متقی نہیں بنتا۔ اگر صرف دعا کرتا ہے اور خود کوئی تدبیر نہیں کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا امتحان نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زمیندار اپنی زمین میں تردّد تو نہیں کرتا اور بدوں کاشت کے دعا کرتا ہے کہ اس میں غلہ پیدا ہو جائے وہ حقِ تدبیر کو چھوڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور اسی طرح پر جو شخص صرف تدبیر کرتا ہے اور اسی پر بھروسہ کرتا اور خدا تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا وہ ملحد ہے۔ جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ خطاکار ہے اسی طرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے۔ مگر تدبیر اور دعا دونوں کو باہم ملا دینا اسلام ہے اسی واسطے میں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۸)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا اٹھترواں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۸ ہش (مطابق دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ر تبوک ۱۳۴۸ہش

مُسلمان کا مقصدِ حیات خوشنودئ حق تعالیٰ ہے

اسلام انسان کو جو مقصدِ حیات دیتا ہے وہ عبودیت یا خوشنودئ حق تعالیٰ ہے۔ اس مقصد کے مقابلہ میں انسان نے جو جو مقاصدِ حیات اپنی عقل سے تجویز کئے ہیں وہ تمام کے تمام ناکام ہوجاتے ہیں لیکن اسلامی اصول ہی آخر انسان کو صحیح راستہ دکھاتا ہے۔ جن لوگوں نے حصولِ مسرت کو مقصدِ حیات بنانے کی کوشش کی ہے وہ چند ہی دنوں میں اس کی ناکامی کے قائل ہو جاتے ہیں۔ مسرّت کوئی ٹھوس چیز تو ہے نہیں کہ جس کو دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر پکڑ لیا جائے۔ یہ ایک جذباتی حالت ہے اور ظاہر ہے کہ انسان کی جذباتی حالت بدلتی رہتی ہے اس لئے جن لوگوں نے حصولِ مسرّت کو مقصدِ حیات بنایا ہے وہ پہلے ہی مرحلہ پر مایوسی کی آغوش میں جا پڑتے ہیں۔ بعض فلاسفروں کا خیال یہ ہے کہ عملاً انسان جو کام کرتا ہے وہ حصولِ مسرّت کے لئے کرتا ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے۔ بڑے سے بڑا خوش باش انسان بھی ایسا نہیں کرتا۔

اسی طرح جو لوگ مفاد کو مقصدِ حیات بناتے ہیں وہ بھی کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ جس طرح ہم بہت سے بلکہ اکثر کام مسرّت کے خیال سے الگ ہو کر کرتے ہیں۔ مثلاً ایک بچّہ جو سکول میں پڑھنے کے لئے جاتا ہے اس کے دل میں مسرّت کا حصول تو رہا ایک طرف بلکہ اذیّت کا تصوّر ہوتا ہے اس کا بس چلے تو وہ کبھی سکول کی طرف مُنہ بھی نہ کرے مگر بچّے سکول جاتے ہیں۔ بڑھتے ہیں۔ اسی طرح انسان بہت سے کام ایسے کرتا ہے جن کی افادیت اس پر واضح نہیں ہوتی بلکہ بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کام سے نقصان ہوگا۔ بہت سے کام ہم محض جذبات کے زیرِ اثر کر ڈالتے ہیں اور اس کا ذرا بھی خیال نہیں رکھتے کہ ان کا کیا فائدہ ہے۔ مثلاً بچّہ کھیل میں بے حد دلچسپی رکھتا ہے اور اکثر کھیل میں مصروف رہنے کی وجہ سے سکول جانا بھی بھول جاتا ہے۔

اس طرح ثابت ہوُا کہ انسان نہ تو صرف حصولِ مسرت کے مقصد کے لئے کام کرتا ہے اور نہ صرف حصولِ مفاد کے لئے۔ اس لئے تمام تجاویز جو اصولِ مسرت یا اصولِ مفاد کے پیشِ نظر بنائی جاتی ہیں آخر میں ناکام ہوتی ہیں اور ان کی کوئی دائمی قیمت نہیں ہے۔ البتہ اسلام نے جو مقصدِ حیات پیش کیا ہے وہ ایسا مقصد ہے کہ جس کی قیمت دائمی ہے۔ جو انسان بھی عبودیت یا خوشنودئ حق تعالیٰ کو مقصدِ حیات بناتا ہے لازماً وہ الٰہی احکام کی پابندی کرتا ہے۔ اور جو الٰہی احکام کی پابندی کرتا ہے وہ کبھی مایوس نہیں ہوتا۔

عبودیت کے دو حصے ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دوسرے خدمتِ خلق۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

یعنی جو لوگ نماز قائم کرتے اور جو رزق ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں۔ بظاہر دین کے یہ دو حصے نظر آتے ہیں درحقیقت یہ ایک ہی حقیقت کے دو پہلو ہیں۔ جو نمازیں ہم پڑھتے ہیں اگر ان میں خلوص دلی اور محبت کا جذبہ نہ ہو تو ایسی نمازیں بے فائدہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح جو دُنیا کے کام ہم کرتے ہیں ان میں اگر صبغۃ اللہ نہ ہو تو ایسے کام ہم کو تباہی کے گڑھے میں پھینک دیتے ہیں۔

الغرض ہمارا مقصدِ حیات نہ تو حصولِ مسرّت ہونا چاہیئے اور نہ محض مفاد اندوزی بلکہ ہمارا مقصدِ حیات اللہ تعالےٰ کی خوشنودی ہونا چاہیئے۔ جو کام بھی ہم اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے کرتے ہیں وہ کام ہی ہمارے لئے مسرّت افزا اور مفاد انگیز ہوتا ہے۔ اس طرح حصولِ مسرّت اور مفاد اندوزی دونوں مقاصد انسان کو اپنی منزل سے پرے ہٹا دیتے ہیں اور اس کا یہ حال ہوتا ہے ع

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

مگر ہم حصولِ مسرّت کے لئے دن رات کام کرتے رہیں تو مسرّت تو ہاتھ آتی نہیں البتہ دن رات کا تعب ہم کو ملتا ہے۔ اسی طرح اگر دنیوی فوائد کے پیچھے بھاگیں تو باوجود کامیابیوں کے آخر میں ہم دیکھتے ہیں کہ مال و دولت کی بہتات یا دنیوی سامانوں کی بہتات ہم کو وہ چیز نہیں دے سکی جس کے لئے ہم نے مفاد کا راستہ اختیار کیا تھا۔ وہ چیز اطمینانِ قلب ہے۔ انسان کی حقیقی منزل اطمینانِ قلب ہے۔ اور یہ دولت سوا خوشنودئ حق تعالیٰ کے میسّر نہیں آسکتی۔ اِلّا ماشاءاللہ ؏

لیفٹیننٹ جنرل ملک اختر حسین مرحوم کی یاد میں

فخرِ پاکستان تھا اختر حسین
ملک پر قربان تھا اختر حسین
بھُول سکتا ہی نہیں میدانِ چھنب
اُن دنوں طوفان تھا اختر حسین
ایک خاکی کر سکے اتنا کمال
خود بخود حیران تھا اختر حسین
وہ مرے پیارے وطن کے واسطے
سایۂ رحمان تھا اختر حسین
یاد رکھیں گے کہ تھا مردِ جری
فاتحِ میدان تھا اختر حسین
وہ تھا بھاری لشکرِ کفّار پر
صاحبِ ایمان تھا اختر حسین
کامرانی منتظر اس کے لئے
منتظم انسان تھا اختر حسین
اس کے دل میں سارا پاکستان تھا
ترکی و ایران تھا اختر حسین
قوم کی خاطر گزاری زندگی
خادمِ قرآن تھا اختر حسین
وہ مرے پیارے وطن کا لاڈلا
رحمتِ منّان تھا اختر حسین
اِک سپاہی تھا وطن کے واسطے
قوّت و سلطان تھا اختر حسین
وہ محمّد مصطفٰےؐ کے دین کا
احقر الغلمان تھا اختر حسین
وہ مسیحا کی صداقت کے لئے
اِک بڑی برہان تھا اختر حسین
کہہ رہے ہیں آج یہ عبدالعلی
پیارا بھائی جان تھا اختر حسین

[illegible]

اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آج سے اکیس[۲۱] برس قبل ۱۹۴۸ء میں جب فلسطین میں اسرائیلی حکومت کی بنیاد رکھی گئی تو اس وقت جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوربین نگاہ نے آنے والے مہیب اور خطرناک واقعات و نتائج کو بھانپ لیا تھا۔ چنانچہ حضور نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت ایک نہایت دردمندانہ مضمون رقم فرمایا جس میں حضور نے عالم اسلام کو اور بالخصوص مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ وہ یہودی حکومت کے خطرناک نتائج و عواقب کو محسوس کریں اور فلسطین کی سرزمین کو یہودیوں سے پاک کرنے کے لئے متحد ہو کر ہر ممکن قربانی پیش کریں۔ یہ مضمون انہی دنوں وسیع پیمانے پر شائع کر دیا گیا تھا۔ آج جب کہ مسجد اقصےٰ کی آتش زدگی کی بناء پر پورے عالم اسلام کے جذبات سخت مجروح ہیں ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے اس نہایت اہم اور ضروری مضمون کے چند حصے پھر شائع کرتے ہیں۔ کاش مسلمان حالات کے تقاضا کو محسوس کریں اور متحد ہو کر اسلام کے خلاف موجودہ ریشہ دوانیوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

وہ دن جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے سے دی گئی تھی وہ دن جس کی خبر تورات اور انجیل میں بھی دی گئی تھی۔ وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندیشناک بتایا جاتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جا رہا ہے … … …

… کشمیر کا معاملہ پاکستان کے لئے نہایت اہم ہے لیکن فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کے لئے نہایت اہم ہے کشمیر کی چوٹ بالواسطہ پڑتی ہے۔ فلسطین کی چوٹ بلاواسطہ پڑتی ہے۔ فلسطین ہمارے آقا اور مولیٰ کی آخری آرامگاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے تھے۔ اکثر جنگیں یہود کے اکسانے پر ہوتی تھیں۔ کسریٰ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کروانے پر انہوں نے ہی اکسایا تھا خدا نے ان کا مونہہ کالا کیا۔ مگر انہوں نے اپنے خبث باطن کا اظہار کر دیا غزوۂ احزاب کی لیڈری یہودیوں کے ہاتھ میں تھی۔ سارا عرب اس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہوا تھا کہ دلوں میں ایسی قوت انتقام تھی ہی نہیں۔ یہ مدینہ سے جلاوطن شدہ یہودی قبائل ہی کا کارنامہ تھا کہ انہوں نے سارے عرب کو اکٹھا کر کے مدینہ کے سامنے لا ڈالا۔ خدا نے ان کا بھی مونہہ کالا کیا۔ مگر یہود نے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصل دشمن مکہ والے تھے مگر مکہ والوں نے کبھی دھوکے سے آپ کی جان لینے کی کوشش نہیں کی۔ آپ جب طائف گئے اور مکہ کے قانون کے مطابق مکہ کے شہری حقوق سے آپ دستبردار ہو گئے تو پھر آپ کو لوٹ کر مکہ میں آنا پڑا۔ تو اس وقت مکہ کا ایک شدید ترین دشمن آپ کی امداد کے لئے آگے آیا۔ اور مکہ میں اس نے اعلان کر دیا کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شہریت کے حقوق دیتا ہوں۔ اپنے پانچوں بیٹوں سمیت آپ کے ساتھ ساتھ مکہ میں داخل ہوا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ محمد ہمارا دشمن ہی سہی پر آج عرب کی شرافت کا تقاضا ہے کہ جب وہ ہماری امداد سے شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے تو ہم اس کے معاہدہ کو پورا کریں۔ ورنہ ہماری عزت باقی نہیں رہے گی اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر کوئی دشمن آپ پر حملہ کرنا چاہے تو تم میں سے ہر ایک کو اس سے پہلے مر جانا چاہیئے کہ وہ آپ تک پہنچ سکے۔ یہ تھا عرب کا شریف دشمن اس کے مقابلہ میں بدبخت یہودی جس کو قرآن کریم مسلمان کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر پر بلایا اور صلح کے دھوکہ میں چکی کا پاٹ کوٹھے پر سے پھینک کر آپ کو مارنا چاہا۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو اس کے منصوبہ کی خبر دی۔ اور آپ سلامت وہاں سے نکل آئے یہودی قوم کی ایک عورت نے آپ کی دعوت کی اور زہر ملا ہوا کھانا آپ کو کھلایا۔ آپ کو خدا تعالےٰ نے اس موقعہ پر بھی بچا لیا مگر یہودی قوم نے اپنا اندرونہ ظاہر کر دیا یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں … کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں اس کا دماغ خود کمزور ہے۔ عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے۔ عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے۔ اس لئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے مگر کیا عربوں میں یہ طاقت ہے؟ کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نہ عربوں میں اس مقابلہ کی طاقت ہے اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے سوال فلسطین کا نہیں۔ سوال مدینہ کا ہے سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں۔ سوال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہو گا …

… ہمارے لئے یہ سوچنے کا موقع آ گیا ہے کہ کیا ہم کو الگ الگ اور باری باری مرنا چاہیئے یا اکٹھے ہو کر فتح کے لئے کوئی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں وہ وقت آ گیا ہے جب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ یا تو وہ ایک آخری جدوجہد میں فنا ہو جائیں گے یا کلی طور پر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ مصر شام اور عراق کا ہوائی بیڑہ سو ہوائی جہازوں سے زیادہ نہیں لیکن یہودی اس سے دس گنا بیڑہ نہایت آسانی سے جمع کر سکتے ہیں۔ … … …

میں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا لیکن میری یہ امیدیں کہاں تک پوری ہو سکتی ہیں اللہ ہی اس کو بہتر جانتا ہے …

… آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا، آج قربانیوں سے کام ہو گا۔ اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومت کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائدادوں کا کم سے کم ایک فی صدی حصہ اس وقت لے لے۔ ایک فیصدی حصہ سے بھی پاکستان کم سے کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع کر سکتا ہے۔ اور ایک ارب روپیہ سے اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہو سکتا ہے۔ پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی ممالک بھی قربانی کریں گے اور یقیناً پانچ چھ ارب روپیہ جمع ہو سکے گا۔ جس سے فلسطین کے لئے باوجود یورپین ممالک کی مخالفت کے آلات جمع کئے جا سکتے ہیں۔ ایک روپیہ کی جگہ پر دو۔ دو روپیہ کی جگہ پر تین۔ تین روپیہ کی جگہ پر چار اور چار روپیہ کی جگہ پر پانچ خرچ کرنے سے کہیں نہ کہیں سے چیزیں مل جائیں گی۔ یورپین لوگوں کی دیانتداری کی قیمت ضرور ہے خواہ وہ قیمت گراں ہی کیوں نہ ہو۔ انہیں خریدا جا سکتا ہے خواہ بڑھیا بولی پر ہو گر بولی

دینے کے لئے جیب بھی بھری ہوئی ہونی چاہیئے۔ پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں۔ اور یاد رکھیں کہ آج رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ الکفر ملۃ واحدۃ لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔ یہودی اور عیسائی اور دہریہ مل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں۔ مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوئی ہیں آؤ ہم سب مل کر ان کا مقابلہ کریں۔ کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافوں کو ان امور میں سامنے لانا جن میں اختلاف نہیں۔ نہایت ہی بیوقوفی اور جہالت کی بات ہے۔ قرآن کریم تو یہود تک سے فرماتا ہے

قل یا اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ (آل عمران ع ۱۵)

اتنے اختلافات کے ہوتے ہوئے بھی قرآن کریم یہود کو دعوتِ اتحاد دیتا ہے۔ کیا اس موقعہ پر جبکہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے۔ جب مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ حقیقی طور پر خطرے میں ہیں وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی۔ افغانی۔ ایرانی۔ ملائی۔ انڈونیشین۔ افریقن بربر اور ترکی یہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں۔ اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کے لئے دشمن نے کیا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہودی ایک دفعہ پھر فلسطین میں آباد ہوں گے۔ لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آباد ہوں گے فلسطین پر ہمیشہ کی حکومت۔ تو عباد اللہ الصالحون کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ پس اگر ہم تقوے سے کام لیں تو اللہ تعالےٰ کی پہلی پیشگوئی ایک رنگ میں پوری ہو سکتی ہے۔ گو یہود نے آزاد حکومت کا وہاں اعلان کر دیا ہے۔ لیکن اگر ہم نے تقوے سے کام نہ لیا۔ تو پھر وہ پیشگوئی لمبے وقت تک پوری ہوتی چلی جائے گی۔ اور اسلام کے لئے ایک نہایت خطرناک دھکا ثابت ہو گی۔

پس ہمیں چاہیئے کہ اپنے عمل سے اپنی قربانیوں سے اپنے اتحاد سے اپنی دعاؤں سے اپنی گریہ وزاری سے اس پیشگوئی کا عرصہ تنگ سے تنگ کر دیں اور فلسطین پر دوبارہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کر دیں اور میں سمجھتا ہوں اگر ہم ایسا کر دیں تو اسلام کے خلاف جو رَو چل رہی ہے وہ الٹ پڑے گی۔ عیسائیت کمزوری انحطاط کی طرف مائل ہو جائے گی اور مسلمان پھر ایک دفعہ بلندی اور رفعت کی طرف قدم اٹھانے لگ جائیں گے۔ شاید یہ قربانی مسلمانوں کے دل کو بھی صاف کر دے۔ اور ان کے دل بھی دین کی طرف مائل ہو جائیں۔ اور پھر دُنیا کی محبت ان کے دلوں سے دور ہو جائے۔ پھر خدا اور اس کے رسول اور ان کے دین کی عزت اور احترام پر وہ آمادہ ہو جائیں۔ اور ان کی بے دینی دین سے اور ان کی بے ایمانی ایمان سے اور ان کی سستی چستی سے اور ان کی بدعملی نیک عملی سے بدل جائے۔

(خاکسار۔ مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ)

(الفضل ۲۱ مئی ۱۹۴۸ء ص ۳-۴)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدی دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی کامیابیوں سے روشناس کرائیے

مینیجر الفضل ربوہ

تفسیر سورۃ الفاتحہ کی پہلی جلد

منقول از ہفت روزہ بدر قادیان

حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش اور ہدایات کے ماتحت ادارۃ المصنفین ربوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر سورۃ فاتحہ کو نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب رنگ میں شائع کیا ہے۔ موقر معاصر بدر قادیان نے اس پر جو تبصرہ شائع کیا ہے وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

۱۷ جولائی کے پرچہ بدر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ احباب پڑھ چکے ہوں گے، اس خطبہ میں جس مبارک تفسیر سورۃ الفاتحہ فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شائع ہو جانے کا ذکر ہے اس کا ایک نسخہ اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ کتاب کی معنوی خوبیوں کے علاوہ خوبصورت ٹائپ وار جلد، اعلیٰ کاغذ پر نہایت عمدہ کتابت اور آفسٹ کی طباعت کے ساتھ یہ قیمتی تحفہ منصۂ شہود میں آیا ہے۔ مجلد کو ہاتھ میں لیتے ہی محبت کے ساتھ دل اس کے مطالعہ کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مختلف کتب اور تقاریر میں اس سورۃ شریفہ کے حقائق و معارف بیان فرمائے ہیں۔ بارہا دل میں خیال آتا رہا کہ کاش معارف کا یہ خزانہ خاص ترتیب کے ساتھ ایک دو مجلدات کی صورت میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو جائے۔ تا اپنے اور بیگانے اس سے روحانی پیاس بجھا سکیں۔ سو الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالےٰ کو اس اہم ضرورت کے لئے القاء فرمایا اور حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں ادارۃ المصنفین ربوہ نے ان دُررِ منثورہ کو خاص ترتیب کے ساتھ ایک مجلد میں جمع کر کے اہم ضرورت کو پورا کر دیا۔ شکر اللہ سعیہم

زیر نظر جلد میں تالیف و ترتیب کی جس بڑی خوبی نے اس مجلد کے افادی پہلو کو چار چاند لگائے ہیں وہ ہے مختلف مقامات کے متفرق حوالہ جات کا سورۃ فاتحہ کی آیات کی ترتیب کے مطابق احسن رنگ میں ترتیب دیا جانا۔ یہ کام کوئی معمولی نہیں ہمیں اس طرح کے کاموں کا ذاتی تجربہ ہے۔ اور ہم اسی تجربہ کی بناء پر علیٰ وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ یہ کام بجائے خود محنت شاقہ اور بڑی عرق ریزی کے علاوہ مرتبین کی بالغ نظری روشن فہم و ذکا کے بغیر پایۂ تکمیل کو پہنچنا ممکن نہیں۔ اس لحاظ سے ادارۃ المصنفین کے کارکنان ساری ہی جماعت کی طرف سے خاص شکریہ کے مستحق ہیں کہ ایسی محنت کو انجام دے کر انہوں نے جو نسخہ پبلک میں پیش کیا ہے۔ وہ ہر حالت میں مبارکباد کا مستحق ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس تفسیر کے مرتب کئے جانے کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے محولہ بالا خطبہ جمعہ میں واضح فرمایا تھا کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مختلف کتب میں اور اپنی تقاریر میں جو بدر یا الحکم میں چھپیں سورۃ فاتحہ کے بہت سے معانی بیان کئے ہیں اور دنیا کو یہ چیلنج دیا ہے۔ کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے پاس جو آسمانی صحیفے ہیں ان کے بعد قرآن کریم کی ضرورت نہیں تو میں تمہیں اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ قرآن کریم تو قرآن عظیم ہے۔ اس کے شروع میں سات آیات پر مشتمل ایک مختصر سی سورت ہے۔ اس کے اندر جو معانی اور معارف اور اسرار سماوی پائے جاتے ہیں اور اس میں جو روحانی حکمتیں ہیں ان کا اپنی تمام کتب سے مقابلہ کر کے دیکھو تو تم اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ تمہاری ساری آسمانی کتب تو سورہ فاتحہ کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتیں"۔

"اس لحاظ سے بھی یہ ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورۃ فاتحہ کی جو تفسیر کی ہے اس کو مجموعی طور پر شائع کر دیا جائے۔ کیونکہ اگر ان فرقوں میں سے کوئی مقابلہ کے لئے آئے تو پہلا سوال یہ کرے گا کہ وہ کونسے معارف اور حقائق ہیں جو اس سورۃ میں پائے جاتے ہیں۔"

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سورۃ فاتحہ پر مشتمل تفسیر کی ایک جلد آ گئی ہے۔ پھر انشاء اللہ دوسری جلدیں بھی آئیں گی۔"

اس کے بعد حضرت اقدس نے احباب جماعت کو شائع شدہ اس جلد سے استفادہ کرنے کی تاکید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی کو غور کے ساتھ اس پہلی جلد کو پڑھ لینا چاہیئے اور اس

نیت سے پڑھنا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم سارے کا سارا اس اجمال کی تفصیل ہے۔ اگر کسی شخص کی عقل اور سمجھ اور اُس وقت کی محبت ان علوم پر حاوی ہو جائے جو سورہ فاتحہ میں بیان ہوتے ہیں۔ تو قرآن کریم کے بہت سے مطالب اس کے لئے آسان ہو جائیں گے۔"

"اس کی قیمت بھی غالباً دس روپے ہے۔ جماعت کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے صرف خریدنے کے لئے نہیں پڑھنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے اور جو پڑھنے کی طرف بھی توجہ کرے گا اُسے کتاب تو خریدنی پڑے گی۔ اسے بار بار پڑھیں جو شخص چار پانچ چھ دفعہ اس کو غور سے پڑھ جائے اس کے لئے مضمون سمجھنا آسان ہو جائے گا۔ ویسے ایک دفعہ پڑھنے سے ایک عام دماغ سارے مطالب سمجھ بھی نہیں سکے گا۔ کیونکہ اس کے بعض حصے دقیق بھی ہیں۔ بعض حصے پڑھے لکھوں کو مخاطب کر کے لکھے گئے تھے۔ بعض عوام کو مخاطب کر کے لکھے گئے تھے۔ سورہ فاتحہ کی وہ تفسیر جس کے مخاطب عوام ہیں اُس کا سمجھنا آسان ہے۔ لیکن جس کے مخاطب خواص تھے۔ جو دقیق زبان بولنے والے تھے ان کی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں مخاطب کیا تھا۔ پھر جو عربی میں تفسیر ہے اس کا ترجمہ بھی ساتھ دے دیا گیا ہے اس واسطے سورہ فاتحہ کی ساری تفسیر آپ پڑھ سکتے ہیں اور سیکھ سکتے ہیں اس کی طرف توجہ کریں۔"

اس سے ظاہر ہے کہ زیر نظر جلد کس قدر اہم ضرورت کو پورا کرنے والی ہے نیز جیسا کہ حضرت اقدس نے اپنے خطبہ میں اس بات کو واضح فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفین کے سامنے قرآنی اعجاز کو بادلائل پیش فرمایا جن کے نمونے حضرت اقدسؑ کے ان حوالہ جات میں موجود ہیں جو زیر نظر تفسیر میں شامل کئے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کتاب تبلیغی اغراض سے بھی تعلیم یافتہ طبقہ کو دی جا سکتی ہے۔ اس سے اُن پر واضح ہوگا کہ حضرت اقدسؑ نے اس پہلو سے قرآن کریم کی کس قدر بے نظیر خدمت سرانجام دی ہے۔

قرآنی اعجاز پر مشتمل متعدد حوالہ جات میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسب ذیل چیلنج بڑا ہی اہم ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"نیز اس بات کو بخوبی یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف کا اپنی کلام میں بے مثل و مانند ہونا صرف عقلی دلائل میں محصور نہیں بلکہ زمانہ دراز کا تجربہ صحیحہ بھی اس کا مؤید اور مصداق ہے۔ کیونکہ باوجود اس کے کہ قرآن شریف برابر تیرہ سو برس سے اپنی تمام خوبیاں پیش کر کے هَلْ مِنْ مُعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے اور تمام دنیا کو باواز بلند کہہ رہا ہے کہ وہ اپنی ظاہری صورت اور باطنی خوبیوں میں بے مثل و مانند ہے اور کسی جن و انس کو اس کے مقابلہ یا معارضہ کی طاقت نہیں مگر پھر بھی کسی متنفس نے اس کے مقابلہ پر دم نہیں مارا۔ بلکہ اس کی کم سے کم کسی سورت مثلاً سورہ فاتحہ کی ظاہری و باطنی خوبیوں کا بھی مقابلہ نہیں کر سکا۔ تو دیکھو اس سے زیادہ بدیہی اور کھلا کھلا معجزہ اور کیا ہوگا کہ عقلی طور پر بھی اس پاک کلام کا بشری طاقتوں سے بلند تر ہونا ثابت ہوتا ہے اور زمانہ دراز کا تجربہ بھی اس کے مرتبہ اعجاز پر گواہی دیتا ہے۔ اور اگر کسی کو یہ دونوں طور کی گواہی کہ جو عقل اور تجربہ زمانہ دراز کی رو سے بہ پایۂ ثبوت پہنچ چکی ہے۔ نامنظور ہو اور اپنے علم اور ہنر پر نازاں ہو یا دنیا میں کسی ایسے بشر کی ذاتی انشاپردازی کا قائل ہو کہ وہ قرآن شریف کی طرح کوئی کلام بنا سکتا ہے تو ہم ...... کچھ تھوڑے حقائق دقائق سورہ فاتحہ کے لکھتے ہیں اس کو چاہیئے کہ بمقابلہ ان ظاہری و باطنی سورہ فاتحہ کی خوبیوں کے اپنا کلام پیش کرے۔"

(براہین احمدیہ جلد ۴ حاشیہ ۱۱ بحوالہ تفسیر سورت فاتحہ صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱)

یہ تو ہوا غیروں کو چیلنج — جہاں تک سورۃ فاتحہ کی ذاتی روحانی خوبیوں اور تاثیرات عظیمہ کا تعلق ہے حضور علیہ السلام اپنی جماعت کے احباب کو ان سے بہرہ ور ہونے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں

"نماز میں سورۃ فاتحہ کی دعا کا تکرار نہایت ضروری چیز ہے۔ کبھی ذوق و شوق پیدا ہو اس عمل کو برابر جاری رکھنا چاہیئے۔ یعنی کبھی تکرار آیت

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کا اور کبھی تکرار آیت اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کا اور سجدہ میں یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۸۹۸ء صفحہ ۹)

سورتِ فاتحہ کا ورد نماز میں بہتر ہے۔ بہتر ہے کہ نماز تہجد میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کا بدل توجہ و خشوع و خضوع تکرار کریں اور اپنے دل کو نزول انوار الہیہ کے لئے پیش کریں اور کبھی تکرار آیت إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کا کیا کریں۔ ان دونوں آیتوں کا تکرار انشاء اللہ القدیر تنویر قلب و تزکیہ نفس کا موجب ہوگا"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۳ بحوالہ تفسیر سورۃ الفاتحہ صفحہ ۲۲ و ۲۳)

الغرض تفسیر سورۃ الفاتحہ کے نام سے شائع ہونے والی یہ جلد بڑی بامرتبہ اور اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں کے لحاظ سے بہت مفید اور ایک قیمتی تحفہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام ہمام کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے کہ جن کی توجہ اور عنایت سے ہم ایسے بیش بہا خزانوں سے باخبر اور مستفید ہونے کے مواقع پاتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَمَتِّعْنَا اللّٰهُ بِبَرَكَاتِهِ الْعَظِيْمَةِ

(مجریہ، اگست ۱۹۶۹ء)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

اور

احباب جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ تعطیلات موسم گرما کے بعد یکم ستمبر ۱۹۶۹ء سے کھل گیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیمی کام باقاعدگی سے شروع ہو گیا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں اس مرکزی ادارہ کی اہمیت واضح کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سکول ۱۸۹۸ء میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے قائم فرمایا تھا اور الحمد للہ کہ اس مدرسہ نے گزشتہ ۷۰ سال میں حضور پُرنور علیہ السلام کی توقعات کے مطابق کام کیا۔ اس مدرسہ کے فارغ التحصیل بیسیوں طلباء نے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دئے اور تربیتی لحاظ سے وہ اپنوں اور غیروں کے معلم بنے۔ بچوں نے دوران تعلیم دینی اور روحانی ماحول میں تربیت پا کر قوم و ملت کی بہتری کے لئے اہم کردار ادا کیا

دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم ہمارے سکول کا طرۂ امتیاز ہے۔ خلیفہ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور حضور کے کلمات طیبات سے مستفید ہونا اور بزرگان دین کی صحبت صالح میں چند لمحات گزارنا اور کہاں میسر آسکتا ہے؟

الغرض موجودہ پُرآشوب دور میں اگر جماعت کے بچوں کے لئے کہیں تعلیم و تربیت کا بہترین انتظام موجود ہے تو وہ آپ کا یہی سکول ہے اس لئے احباب جماعت سے گذارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارۂ ہذا میں تعلیم کی غرض سے بھجوائیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں رہائش کا عمدہ انتظام ہے اور اسے بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش ہوتی رہتی ہے۔ پانچوں وقت نماز باجماعت کا التزام کیا جاتا ہے نیز دیگر اسلامی احکام کی سرانجام دہی کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۶۷۵

میں طالعہ بی بی بیوہ مہر دین صاحب قوم اراعیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت مئی ۱۹۳۱ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۶-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ۔۔ ۔۔۔ ۳۲ روپے

۲۔ نقد ۔۔ ۔۔۔ ۱۰ "

کل جائیداد ۔۔ ۔۔۔ ۴۲ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ:۔ طالعہ بی بی بیوہ مہر دین صاحب

گواہ شد:۔ محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ

گواہ شد:۔ امیر احمد درویش ربوہ

مسل نمبر ۱۹۶۷۶

میں محمد جلال شمس (واقف زندگی) ولد محمد امیر صاحب۔ مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۳۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد جلال شمس واقف زندگی مکان ۳۲/۲۵ دار الرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ علی المجیب راشد بیت العطار صدر دار الرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:۔ صدیق احمد منور شاہد زعیم خدام الاحمدیہ دار الرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۶۷۷

میں ملک ناصر احمد ولد ملک محمد شفیع صاحب قوم ککے زئی پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت مجھے ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ ملک ناصر احمد ابن ملک محمد شفیع صاحب۔ بدین۔ ضلع حیدرآباد

گواہ شد:۔ کرم احمد ولد ملک جلال الدین صاحب۔ بدین ضلع حیدرآباد

گواہ شد:۔ عبد الباسط ولد ملک عبد الحفیظ بدین۔

مسل نمبر ۱۹۶۷۸

میں غلام قادر ولد مبین خان صاحب قوم جیمہ پیشہ زمینداری عمر ۶۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۲/۲ فتح الف بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۲-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد زرعی اراضی ۲۵ ایکڑ مالیتی ...... روپے ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰/- روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ غلام قادر بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ بہاولپور

گواہ شد:۔ میر عبد الرشید تبسم مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور

مسل نمبر ۱۹۶۷۹

میں ناصر احمد ولد چوہدری محمد نواز صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت نومبر ۱۹۵۲ء ساکن محال آنبہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ ناصر احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ چوہدری عمر الدین ولد اللہ وسایا کوٹلی جبور

گواہ شد:۔ محمد اسلم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جبور ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۱۹۶۸۰

میں لطیف محمد ولد رفیق محمد صاحب قوم گوندل پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۳ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ لطیف محمد بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد رفیق گیتا بھون۔ جے۔ بی روڈ کراچی ۳

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے مرکز میں تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ تبوک / ستمبر ہے — معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات کا نیا نصاب

۱۔ مبتدی

قرآن کریم۔ یسرنا القرآن اور قرآن مجید ناظرہ (آخری تین سورتیں زبانی) پہلا پارہ مع ترجمہ۔ نماز باترجمہ۔

حدیث۔ چالیس جواہر پارے۔

کتب سلسلہ۔ ہمارا رسولؐ۔ سیرت مسیح موعودؑ۔ احمدیت کا پیغام۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔

۲۔ متقدم۔ قرآن کریم۔ باترجمہ سورۃ آل عمران کے آخر تک۔ زبانی سورۃ لہب۔ سورۃ نصر اور کافرون۔

حدیث۔ نبراس المومنین۔

فقہ۔ فقہ کے ابتدائی مسائل

وضو۔ وضو کا طریق۔ وضو کے فرائض اور سنن نواقض وضو

تیمم۔ طریق تیمم۔

نماز۔ اوقات نماز۔ رکعات نماز۔ فرض۔ سنت اور نفل نمازیں نماز کے ارکان۔ واجبات اور سنن۔

روزہ۔ اسلامی روزے کا مفہوم۔ کس پر روزہ فرض نہیں۔ نواقض صوم۔ اعتکاف۔ صدقۃ الفطر۔ لیلۃ القدر۔

کتب سلسلہ۔ نسیم اسلام۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت۔ تین مسئلے۔ از مولوی عبدالرحمن صاحب۔ کتابچہ عام دینی معلومات۔

۳۔ مقتصد قرآن کریم۔ زبانی سورہ کوثر۔ الماعون۔ قریش

باترجمہ۔ سورۃ انفال کے آخر تک۔

حدیث۔ احادیث الاخلاق (مصنفہ مولوی غلام باری سیف)

کتب سلسلہ۔ برکات الدعا۔ کشتی نوح۔ سیرۃ خیر الرسل۔ دعوۃ الامیر ص۱۲۶ تک کتابچہ عام دینی معلومات۔

۴۔ سابق۔ قرآن کریم۔ زبانی۔ سورہ فیل۔ العصر۔ القارعہ۔

باترجمہ۔ سورہ الانبیاء کے آخر تک۔

حدیث۔ حدیقۃ الصالحین ص۱۲۰ تک

کتب سلسلہ۔ چشمہ مسیحی۔ نشان آسمانی۔ دعوۃ الامیر ص۱۲۶ سے آگے۔ کتابچہ عام دینی معلومات۔

۵۔ ثائق۔ قرآن کریم۔ زبانی۔ سورۃ القدر۔ والتین۔ الم نشرح۔

باترجمہ۔ سورۃ الجاثیہ کے آخر تک

حدیث۔ حدیقۃ الصالحین ص۱۲۰ سے ص۲۷۱ تک

کتب سلسلہ۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ شہادت القرآن یا مسیح ہندوستان میں۔ تین اہم امور۔ خلافت حقہ اسلامیہ۔ مختصر تاریخ احمدیت (مصنفہ شیخ خورشید احمد صاحب) کتابچہ عام دینی معلومات۔

۶۔ فائز۔ قرآن کریم۔ زبانی۔ سورۃ الضحیٰ۔ الغاشیہ۔ الاعلیٰ

باترجمہ۔ مکمل قرآن کریم۔ (سورۃ الناس تک)

حدیث۔ حدیقۃ الصالحین ص۲۷۱ تا ص۴۲۰ اختتام

کتب سلسلہ۔ تذکرۃ الشہادتین۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ اسلام کا اقتصادی نظام کتابچہ عام دینی معلومات۔ زبانی نظم دلو۔

۷۔ سپیشل امتحان۔ (جو خدام پہلے مقتصد کا امتحان پاس کر چکے ہیں وہ اگر مندرجہ ذیل نصاب پر مشتمل سپیشل امتحان پاس کر لیں تو انہیں موجودہ مقتصد کے برابر سمجھا جائے گا۔ اور انہیں نئے مقتصد کی سند دے دی جائے گی)

ا۔ قرآن کریم باترجمہ۔ سورۃ آل عمران سے سورۃ انفال تک۔

ب۔ قرآن کریم باترجمہ۔ زبانی سورۃ ہائے لہب۔ نصر۔ کافرون۔ کوثر۔ ماعون۔ قریش

ج۔ کتب۔ برکات الدعا۔ سیرت خیر الرسل۔

مہتمم تعلیم

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

سید منصور احمد صاحب ابن سید کرامت علی شاہ صاحب ساکن چک ۳۲ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا کا نکاح محترمہ شوکت بیگم صاحبہ بنت بشیر احمد صاحب مخدوم ساکن بھیرہ تحصیل بھلوال سے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر چوہدری محمد شریف صاحب نے مورخہ ۲۸/۸/۶۹ بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو سلسلہ احمدیہ اور دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(ملک محمد عبداللہ سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ بھیرہ)

درخواست ہائے دعا

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایک ہفتہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد مکمل شفا عطا کرے

(مبارک احمد طالب۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ عرصہ ۱½ ماہ سے سخت بیمار چلی آ رہی ہیں کچھ عرصہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہیں۔ اب سیالکوٹ کے قومی ہسپتال سی ایم ایچ میں زیر علاج ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد شفا بخشے۔ آمین (محمد اسحٰق کارکن خدمت درویشان ربوہ)

۳۔ میری والدہ دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ اور جناح ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے (حنیفہ قمر بنت سید عبدالکریم مسعود آباد کراچی)

۴۔ میرے بڑے بھائی ملک عبدالرشید صاحب نے بی اے کا امتحان دیا ہے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (ملک منور احمد جکھوالی۔ دارالانوار ربوہ)

پاکستان کے بہتر مستقبل کے لئے آپ بھی فراخدلی سے حصہ لیں

قرضہ

۵¾ فیصد

قرضہ ۱۹۸۹ء

(دوبارہ اجراء)

تا اطلاع ثانی کھلا رہے گا

اجرائی کی قیمت ۹ ستمبر ۱۹۶۹ء تک ایک سو روپیہ گیارہ پیسے اور اس کے بعد آئندہ اطلاع تک فی ہفتہ ۱۱ پیسے فی سو روپے کا اضافہ۔

۳¾ فیصد قرضہ ۶۹ - ۱۹۶۸ء کی سیکیورٹیز کو بھی اس قرضہ کے لئے ایک سو روپے کے مساوی معاوضہ میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

اس قرضہ کے لئے درخواستیں ایک سو روپیہ یا ان کے مجموعوں کے لئے بحوالہ حسب ذیل جگہوں سے قابل حصول ہیں:۔

(ا) دفاتر اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔ کراچی، لاہور، راولپنڈی، پشاور، لائلپور، کوئٹہ، ڈھاکہ، چٹاگانگ، کھلنا اور بوگرہ۔

(ب) نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا کوئی دفتر نہ ہو۔

(ج) سرکاری دفاتر خزانہ جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر یا نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں موجود نہیں ہیں۔

جاری کردہ —— وزارت مالیات۔ حکومت پاکستان

PFP-108 MAL

مُسلمانوں اور یہودیوں کی جنگ!

کے متعلق

قرآن کریم کی سکھائی ہوئی ایک جامع دُعا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ انبیاء کی آیت قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی امت کے متعلق ایک دُعا سکھائی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اے محمد رسول اللہ! تُو دعا کر کہ خدایا جس وقت مسلمانوں پر تنزل کا زمانہ آئے اور یہودی پھر ارضِ مقدسہ میں آجائیں تو گو میری امت کے لوگ اس وقت کمزور ہوں گے مگر اصل حکومت تو میری ہی ہوگی جو تیری طرف سے قیامت تک کے لئے خاتم النبیین مقرر ہوا ہوں۔ پس مسلمانوں کی شکست میری شکست ہوگی۔ اور میں تیرے حضور میں محبوب ہوں اور یہودی تیرے حضور میں مغضوب ہیں۔ پس میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ ایسے وقت میں میرا لحاظ کر کے میری قوم اور یہودیوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے اور میری قوم کو یہودیوں پر فتح دے تاکہ پھر میری قوم عبادی الصّٰلحون میں شامل ہو کر فلسطین پر قابض ہو جائے۔

اور یہ ظاہر ہے کہ جو دُعا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے وہ ضرور پوری ہو کر رہے گی کیونکہ خدا تعالیٰ تمسخر نہیں کیا کرتا پس مسلمانوں کو ایک طرف تو اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے کیونکہ قرآن کریم کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے ان کو تنبیہہ کر دی ہے اور دوسری طرف انہیں اپنے انجام سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اُن کی دوبارہ کامیابی کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دعا کروا دی ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ انبیاء صفحہ ۵۷۸، ۵۷۹)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۶۹ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب وعشاء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے بیٹے کیپٹن منیر احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ منصورہ بیگم بنت رشید احمد ملک صاحب حال کراچی پانچ ہزار روپیہ مہر کے عوض اپنی قیام گاہ "الامتیاز" کراچی میں پڑھا۔ حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا اور دعا فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

(غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص رانا محمد اکبر نامی کے متعلق پہلے بھی متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ یہ ٹھگ اور دھوکے باز ہے اپنے آپ کو بڑا زمیندار ظاہر کر کے افرادِ جماعت سے روپیہ بٹورتا رہتا ہے یہ شخص اپنا نام بھی بدلتا رہتا ہے اپنے لڑکوں کے متعلق بیان کرتا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہیں اور فوج میں کیپٹن ہیں ان کے رشتوں کا جھانسہ بھی دیتا ہے اگر کسی احمدی سے اس کا واسطہ پڑے تو ان کو چاہیئے کہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔ (ناظر امور عامہ)

مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی عالم اسلام کے لئے ایک چیلنج ہے

فضل عمر ہوسٹل ربوہ کے طلباء کی احتجاجی قرارداد

مورخہ ۲۸ تبوک۔ یہاں فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام ایک ہنگامی اجلاس میں مسلمانوں کے قبلۂ اول کی آتشزدگی اور بے حرمتی پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا جس میں بیرونی ممالک کے مسلم طلباء نے بھی شمولیت کی (طلباء نے جن میں بیرونی ممالک کے بعض مسلمان طلباء بھی شامل ہیں) اسرائیل کے اس قابلِ نفرین اقدام پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا اور یہ قرارداد منظور کی کہ اسرائیل کی یہ حرکت ہمارے دلوں کو مجروح کرنے اور جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہے۔

قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہود کی یہ حرکت ساری انسانیت کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ شاید انہیں یہ زعم ہو کہ بڑی طاقتوں کی پشت پناہی انہیں حاصل ہے مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک عظیم تر طاقت بھی ہے اور وہ ہمارے خدائے واحد و توانا کی طاقت ہے۔

قرارداد میں تمام مسلمان حکومتوں سے دردمندانہ اپیل کی گئی کہ وہ متحد ہو کر صیہونیت کا مقابلہ کریں تا اسلام کے خلاف ان کے ناپاک عزائم خاک میں مل جائیں۔

(سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

یوم دفاع کے موقعہ پر باسکٹ بال کا ایک شاندار میچ

مورخہ ۶ ستمبر کو ڈیفنس پاکستان کی تقریب پر لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک مرحوم اور بریگیڈیئر شامی مرحوم کی ٹیموں کے درمیان باسکٹ بال کا ایک شاندار میچ کالج کی گراؤنڈ میں منعقد ہوگا۔ میچ ٹھیک پانچ بجے شام شروع ہو جائے گا۔ کھلاڑیوں کو چاہیئے کہ روزانہ شام کو عصر کی نماز کے فوراً بعد کالج گراؤنڈ میں پریکٹس کے لئے پہنچ جایا کریں۔ (آنریری سیکرٹری سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن)

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں ایک ضروری التماس

گزشتہ ماہ تمام جماعتوں کو رسالہ "مسائل زکوٰۃ" بھجوا دیا گیا ہے مہربانی فرما کر اپنی جماعت کے صاحبِ نصاب احباب کو ادائیگی زکوٰۃ کی طرف خاص توجہ دلائی جائے۔ تا وہ زکوٰۃ جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی میں غفلت برت کر خدا تعالیٰ کی برکتوں کے حصول میں پیچھے نہ رہیں۔ زکوٰۃ وہ مالی قربانی ہے جس کی ادائیگی کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں خود ارشاد فرمایا ہے اور اسے متقیوں کی علامت قرار دیا ہے۔ زکوٰۃ کے بارے میں ضروری احکام اور ان کی وضاحت رسالہ مذکورہ بالا میں پوری صراحت سے کر دی گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ رسالہ باری باری جملہ صاحب نصاب احباب کی نظر سے کم از کم ایک دفعہ ضرور گزر جائے۔ نظارت ہذا توقع رکھتی ہے کہ امراء کرام و صدر صاحبان نظارت ہذا سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

عزیزم ریاض احمد کے گلے کا اپریشن سرگنگا رام ہسپتال لاہور میں ہو گیا ہے اپریشن کی کامیابی اور عزیز کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار تقریباً دو سال سے مستقل فائدہ مند کاروبار سے محروم ہے مستقل فائدہ مند کاروبار کے لئے بھی احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مریدکے)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۴